انجمن تاجدار حرم رجسٹرڈ کراچی
صلی اللہ علیہ وسلم
حضور کا جشن ولادت
کتب آسمانی کی
روشنی میں
علامہ فیض احمد اویسی
ناشر
تاجدار حرم پبلشنگ کمپنی
2-23 سپر مارکیٹ۔ لیاقت آباد کراچی

مولانا محمد فیض احمد اویسی بہاولپور

جشن ولادت
کتب سماوی کی روشنی میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

کتب سابقہ میں ہمارے نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ صرف ذکر مبارک تھا۔ بلکہ ان میں آپ کے کمالات و معجزات اور سیرت و صورت اور آپ کے شہر مبارک اور آپ کے بعض جلیل القدر صحابہ اور ان کے علامات اور عادات و اطوار کی تفصیل تھی چنانچہ قرآن مجید میں اس کی شہادت ملتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل (الایۃ) پ ۹۔ ع ۹۔ س۔ ترجمہ

ترجمہ: "جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توارت اور انجیل میں (ترجمہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ)

تفسیر آیۃ مذکورہ

حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ اس آیۃ کے تحت لکھتے ہیں یعنی توارات وانجیل میں آپ کی نعت و صفت و نبوت لکھی پائیں گے۔ حضرت عطاء بن یسار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کئے جو توارت میں مذکور ہیں تو انہوں نے فرمایا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اوصاف قرآن کریم میں آتے ہیں انہی میں کے بعض اوصاف توریت میں مذکور ہیں اس کے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا شاہد و

مبشر و نذیر اور امیوں کا نگہبان بنا کر تم مرے بندے اور مرے رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا نہ بد خلق ہو نہ سخت مزاج نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہ برائی سے برائی کو دفع لیکن خطا کاروں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اٹھا جب تک کہ تمہاری برکت سے غیر مستقیم ملت کو اس طرح راست نہ فرما دے کہ لوگ صدق یقین کے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور پردوں میں لپٹے دل کشادہ ہو جائیں اور حضرت کعب احبار سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی منقول ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں انہیں ہر خوبی سے قابل کروں گا اور ہر خلق کریم عطا فرماؤں گا۔ اور اطمینان قلب و وقار کو ان کا لباس بناؤں گا اور طاعات و احسان کو ان کا شعار کروں گا۔ اور تقویٰ کو ان کا ضمیر اور حکمت کو ان کا راز اور صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت اور عدل کو ان کی سیرت اور اظہار حق کو ان کی شریعت اور ہدایت کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا۔ احمد ان کا نام ہے۔ خلق کو ان کے صدقے میں گمراہی سے ہدایت اور جہالت سے علم و معرفت گمنامی سے دولت اور تفرقے سے محبت عنایت کروں گا اور انھیں کی بدولت مختلف قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں الفت پیدا کروں گا۔ اور ان کی امت کو تمام امتوں سے بہتر کروں گا۔ ایک حدیث میں توریت شریف میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اوصاف منقول ہیں۔

میرے بندے احمد مختار ان کا جائے ولادت مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ منورہ میں ہے۔ اس کی امت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی کثیر حمد کرنے والی ہے۔ چند نقول احادیث سے پیش کئے گئے ہیں۔ کتب الٰہیہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت سے بھری ہوئی تھیں۔

اہل کتاب ہر قرن میں اپنی کتابوں میں تماش خراش کرتے رہے، اور اُن کی بڑی کوشش مسلط رہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں، توریت، انجیل وغیرہ انکے ہاتھ میں تھیں اسلئے انہیں اس میں کچھ دشواری نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیلیاں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائیبل میں بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا۔ چنانچہ برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائیبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سولھویں آیت میں ہے کہ اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرے مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا لفظ مددگار پر حاشیہ ہے اس میں اس کے معنی وکیل یا شفیع لکھے ہیں تو اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد والد جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو بجز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے پھر ۲۹ ویں ۳۰ ویں آیت میں ہے اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہدیا ہے تاکہ جب تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہیں کروں گا۔ کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی اُمت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے۔ اور دنیا کا سردار خاص سید عالم کا ترجمہ ہے۔ اور یہ فرمانا کہ مجھ میں اس کا کچھ نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اظہار ہے اور اس کے حضور اپنا کمال ادب و انکسار ہے پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے۔

لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیجدوں گا اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے ساتھ ہی کا بھی صاف اظہار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کا ظہور جب ہی ہوگا۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے جائیں۔ اس کی تیرہویں آیت ہے

لیکن جب وہ سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی .... کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا.. اس آیۃ میں بتایا گیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دین الٰہی کی تکمیل ہو جائے گی اور آپؐ سچائی کی راہ یعنی دینِ حق کو مکمل کر دیں گے۔ اس لئے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور یہ کلمے کہ اپنی طرف سے نہ کہے گا جو کچھ سنے گا وہی کہے گا خاص وما ینطق عن الھوی ان ھو الاوحی یوحیٰ کا ترجمہ ہے اور یہ جملہ کہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا اس میں صاف ہے کہ یہود کو تین پیغمبروں کی آمد کا انتظار تھا جن میں ایک کا نام الیاس دوسرے کا مسیح اور تیسرے کا نام وہ نبی تھا۔ وہ نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کون تھا جو پیغمبر مطلق کے نام سے دنیا میں مشہور و معروف ہے اس لئے مسلمان آپ کو آنحضرت یعنی وہ کہتے ہیں اور مسیحیوں میں آپؐ دی پرافٹ THE PROFET مشہور ہیں

توریت میں اوصاف جمیلہ کا تفصیلی بیان

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ اور اخلاقِ جمیلہ کا ذکر تورات میں یوں ہے

یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھداً و مبشراً و حرزاً الامیین انت عبدی و رسولی و سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یدفع السیئۃ بالسیئۃ ولکن یعفو و یصفح ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ فیفتح بھا اعینا عمیا و اذانا صما و قلوبا غلفا (بخاری تفسیر سورہ فتح)

(ترجمہ) اے نبی علیہ السلام ہم نے آپ کو گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور امیوں کا ماویٰ و ملجا بنا کر بھیجا۔ آپؐ میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔ اور میں نے آپؐ کا

نام خدا پر بھروسہ کرنے والا رکھا ہے وہ سخت دل نہیں اور بازاروں میں شور نہ کرے گا وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دے گا بلکہ عفو و درگزر کرے گا اور اس وقت تک خدا اس کی روح قبض نہ کرے گا کہ جب تک اس کے ذریعہ وہ کج دین کو سیدھا نہ کرے گا کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے بس وہ اس دین سے اندھی آنکھوں کو بہرے کانوں کو اور نافہم دلوں کو کھول دے گا

بیان ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیبی علوم تعلیم فرمائیں گے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون اور وما ھو علی الغیب بضنین حضرت مسیح نے آسمان پر چلے جانے سے تھوڑی دیر پہلے فرمایا کہ دیکھو میں اپنے باپ خدا کے اس موعود کو تم پر بھیجتا ہوں لیکن جب تک عالم بالا سے تم کو قوت عطا نہ کی جائے یروشلم میں ٹھہرو (لوقا باب ۲۴ آیت ۴۹) ان الفاظ کے بعد کچھ اور لفظ ہیں اور پھر انجیل لوقا ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس موعود کے ظہور کا کوئی تذکرہ نہیں عیسیٰ علیہ السلام کے بعد وہ رسول موعود کون تھا سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انجیل کے یہ فقرے قابل غور ہیں کہ حضرت مسیح کہتے ہیں کہ اس آسمانی قوت ظاہر ہونے تک یروشلم میں ٹھہرو اس سے مقصود یہ ہے کہ اس رسول موعود کے ظہور تک تمہارا کعبہ اور قبلہ بیت المقدس ہے لیکن جب وہ موعود رسول آئے گا تو تمہارا قبلہ مکہ کی طرف بدل جائے گا چنانچہ یہی ہوا قرآن مجید میں ہے۔ فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہٗ وان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انہ الحق من ربھم۔

ترجمہ :۔ تو آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو اور جو لوگ اہل کتاب سے ہیں وہ بلاشبہ جانتے ہیں کہ یہ سب معاملہ حق ہے

انجیل کا ایک اقتباس

جب حضرت یحییٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو اس موقع پر لوگوں نے ان سے آنے والے پیغمبر کے بارے میں دریافت

کیا انہوں نے یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ اسی سے پوچھیں کہ تو کون ہے؟ اور اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں تب انہوں نے پوچھا کہ تو اور کون ہے۔ کیا تو الیاس ہے؟ اس نے کہا میں وہ نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی نہیں ہے اس نے جواب دیا نہیں۔ انہوں نے ان سوالات کے بعد اس سے سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے نہ الیاس اور نہ وہ نبی تو کیوں دیتا ہے (انجیل یوحنا ۱-۱۹)

اس پیشگوئی سے ثابت ہوتا ہے کہ فارقلیط (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی دوسرا مددگار۔ یہ لفظ اناجیل میں متعدد مقامات پر واقع ہوا ہے اور یہ لفظ خالص عبرانی یا خالدی ہے جس کا ترجمہ "پیریکلیوطاس"

(۱) حامی یعنی مددگار اور حمایت وحفاظت کرنے والا یہ معنی لائق ترین یونانی اکابر کے نزدیک مسلم ہیں۔

(۲) مبین "یعنی کھلا اور واضح غیر مبہم یہ معنی ہندوستانی نے مجوزالہ لفظ "فارقلیط" کے بتائے ہیں جو کہ کالدی زبان کا لفظ ہے۔

(۳) یعنی پند و نصیحت کرنے والا کیا یہ تینوں صفات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بدرجہ اتم موجود نہیں تھیں آپ حامی تھے ادھر تو دین کے حامی و مددگار ادھر مصیبت زدہ انسان کے حامی و مددگار آپ "مبین" تھے یعنی آپ کی ذات و صفات کی پاکیزگی اور بلندی احباب و اغیار سب پر عیاں تھی، آپ واعظ بھی تھے کما قال تعالیٰ قل انما اعظ۔

اور فارقلیط یعنی "پیریکلیوطاس" کو ایک متعصب عیسائی مان گیا ہے چنانچہ اس لفظ کی بابت "ولیم میور" "لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کے صکا جلد اول میں لکھتا ہے کہ یوحنا کی انجیل کا ترجمہ جو ابتدا میں عربی زبان میں ہوا اس میں اس لفظ کا ترجمہ غلطی سے احمد کر دیا ہو گا۔ یا کسی خود غرض جاہل راہب نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جعل سازی اس کا استعمال کیا ہو گا،

جس کو مسلمان اپنے پیغمبر کی بشارت قرار دیتے ہیں۔۔" ولیم میور" کے اس بیان سے اتنا معلوم ہو گیا کہ یوحنا کی انجیل میں کوئی ایسا لفظ ضرور موجود تھا جس کے معنی صراحتاً احمد تھے۔ اب رہی یہ بات کہ ایسا خود غرض جاہل راہبوں کی کارگزاری سے تھا تو اس کے بارے میں ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ جب "ولیم میور صاحب" یہ مانتے ہیں کہ کسی خود غرض راہب نے اپنی طرف سے انجیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پیشگوئی بڑھادی تو کیا یہ ناممکن ہے کہ اس جیسے بہت سے خود غرض راہبوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی صفات انجیل سے غائب کر دی ہوں جیسا کہ ہمارا مسلمانوں کا خیال ہے۔

منصف مزاج پادری اور ایک وہم کا ازالہ

بعض عیسائی کہتے ہیں کہ فارقلیط کا وہ مطلب نہیں جو تم نے سمجھا ہے بلکہ یہ لفظ "پیریکلیوطاس" تھا ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ لفظ "پیریکلیوطاس" تھا تب تو اس کے معنی صراحتاً احمد کے ہیں اور یہ بات بہت عیسائی منصف مانتے ہیں مثلاً "گاڈفری ہیگنس" نے لکھا ہے کہ "پیریکلیوطاس" پر انجیل کے اس ترجمہ سے بہت مدد ملتی ہے جو "سینٹ جیروم" نے لیٹن زبان میں کیا ہے کیونکہ اس کا طرز "پیریکلیوطاس" کے بہت مطابق ہے لیکن دلچسپ ترین بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ اگر ہم تحریف شدہ اناجیل کو تھوڑی دیر کے لئے تسلیم کر لیں اور فرض کر لیں کہ یہ لفظ پیریکلیوطاس ہے جیسا کہ اب پایا جاتا ہے تب بھی یہ بشارت حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم پر پوری ہوتی ہے ایک بہت بڑا عیسائی "بشب مارش" نامی لکھتا ہے کہ لفظ پیریکلیطاس کے تین ترجمے ہیں جنہیں ہم نے لکھ دیا ہے۔

اناجیل کی تصریحات

اس مختصر تمہید کے بعد اب مختلف اناجیل سے چند پیشگوئیاں پڑھیئے۔

۱۔ اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست

کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے (یوحنا ۱۴-۱۵-۱۶)

۲۔ میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن وہ مددگار فارقلیط تسلی دینے والا ناقل یعنی یہ سب باتیں سکھائے گا۔ روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہ تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب باتیں تمہیں یاد دلائے گا۔ (یوحنا ۱۴، ۲۵، ۲۶)

۳۔ لیکن جب مددگار فارقلیط تسلی دینے والا آئے گا جس کو تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو میری گواہی دیگا (یوحنا ۱۵-۲۶)
لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے چونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیجوں گا تو وہ آکر دنیا کو راست بازی اور عدالت کے لئے قصوروار ٹھہرائے گا۔

(یوحنا۔ ۱۶-۷-۸)

۴۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم اُن کو برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو سچائی کی تمام راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبر دے گا جلال ظاہر کرے گا (یوحنا ۱۶-۱۲-۱۴)

ازالۂ وہم

ایک مسیحی پادری صاحب کی رائے ہے کہ ان پیش گوئیوں کا مصداق فارقلیط دوسرا مددگار ہماری طرح جسمانی یا مادی نہیں بلکہ روحانی شخصیت ہے۔
بغیر جسم اور گوشت ہڈی کے کیونکہ روح ہے اور روح کا گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی۔
(لوقا۔ ۲۴-۳۹) اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی مجسم نور تھے حضرت مولانا رومی قدس سرہ فرماتے ہیں ؎

اسم نور و جسم نور و جان نور	ذکر نور و فکر نور عرفان نور
دست نور و پائے نور و قد نور	دل انور و آب نور و جد نور
موئے نور روئے خوئے نور	بوئے نور کوئے نور سوئے نور

بازگویم آل نور و اصحاب نور	اکل نور و شرب نور و خواب نور
اہل نور بیت نور و بلا نور	جائیکہ آمد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کرد نور
راست گوئے آفتاب. جملہ نور	از کجا ملکے تو فرمودی ظہور

اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا۔

ے تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

اللہ کے نبی سر تا پا نیکی، خیر، صداقت، محبت، ہمدردی ہوتے ہیں حضرت عیسیٰ نے فرمایا ہے. راہ اور حق اور زندگی میں ہوں (یوحنا ۱۴-۶)

صحیح مفہوم اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ میں گوشت ہڈی نہ تھی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ راہ ہدایت، سچائی اور زندگی کے طالب ہیں وہ آپ کی تعلیمات پر ایمان لائیں. آپ کے حکموں پر عمل کریں اور آپ کا اسوۂ حسنہ اختیار کریں اس وضاحت کو سامنے رکھا جائے تو پھر حق و روح القدس وغیرہ کی اصطلاحات کوئی معمہ نہیں رہتیں حضرت مسیح علیہ السلام کہ پیشگوئیاں واضح ہیں انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس میں لفظ فارقلیط کے تحت لکھا ہے اس بارے میں بہت بحث کی گئی ہے کہ آیا فارقلیط یا روح حق جسم ہے کہ تین پیشگوئیوں میں مندرجہ ذیل نشانات اور خصوصیات یہ واضح کرنے کے لئے کافی ہیں -

کہ ان سے مجسم شخصیت مراد ہے۔

(۱) وہ تمہیں سب باتیں سکھلائے گا وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔ (یوحنا ۱۴-۲۱-۲۶)

(۲) وہ میری گواہی دے گا۔ (یوحنا-۱۵-۲۶)

(۳) وہ تمہیں تمام سچائی کی راہ دکھاتے گا۔ وہ جو کچھ خدا سے سنے گا صرف وہی کہے گا۔ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ خدا کی تمجید کرے گا۔ اور اس کا جلال ظاہر کرے گا (یوحنا-۱۶-۱۳)

علمی تحقیق :- یونانی انجیل یوحنا کی ان آیات میں فارقلیط کیلئے (Logas)

کلام کی اصطلاح استعمال نہیں کی گئی۔ بلکہ یونانی انجیل یوحنا میں چار بار Pnema Alithea

(Alithea) کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے جس کے معنی روح حق ہیں روح القدس نہیں

اس لئے روح القدس کہنا درست نہیں ویسے تمام انبیا اور صالح بندوں پر روح القدس کا نزول ہوتا

چلا آیا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام پر خاص کر روح القدس کے نزول کا ذکر اس لئے ہوا ہے کہ یہود

مردود نے شدت سے آپ کی نبوت کا انکار کیا حتیٰ کہ آپ کو صلیب پر لٹکا دیا۔ نیز آپ کی پیدائش

پر اعتراض کرتے ہوئے آپ سے بد روح منسوب کی مگر اس وجہ سے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ پر پاکیزہ

اور مقدس روح کے نزول کا ذکر کیا ورنہ حضرت یوحنا بپتسمہ دینے والا شاگردوں وغیرہ کے

روح القدس سے بھرنے کا ذکر ملتا ہے۔ جو محض ان کی پاکیزگی، قرب الٰہی اور تعلق اور اللہ پر

دلالت کرتا ہے۔ پھر روح حق (Pnal A li Thea) - کی اصطلاح کے لیئے

بے جان ضمیر ہونی چاہیئے۔ حالانکہ آنیوالے کا ذکر مذکر کے طور پر ہوا ہے۔ یعنی ضمیر (The)

کے ساتھ جس سے ظاہر ہے کہ وہ مرد ہوگا۔ پھر اس کے سپرد جو فرائض اور ذمہ داریاں

کی گئی ہے۔ وہ ظاہر کرتی ہیں کہ وہ کوئی خاص شخص ہے۔ نیز یونانی انجیل یوحنا ۱۵ - ۲۶

میں فارقلیط کے لیئے برنسل پیرونا ذن ضمیر شخص سے ے کیونز مستعمل ہے۔ جو ظاہر کرتا ہے

وہ خاص وجود ہے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح نے فرمایا کہ اگر میرے حکموں پر ہو گے تو

باپ تمہیں ایک اور مددگار " فارقلیط " تسلی دینے والا دے گا۔ اس کا مطلب عیاں ہے

کہ مددگار حضرت مسیح کی مانند دوسرا شخص ہوگا۔ ایک تو حضرت مسیح خود ہوگا دوسرا

ان کی مانند فارقلیط ہے جس طرح حضرت مسیح خدا کے بھیجے ہوتے رسول ہیں۔ اسی

طرح فارقلیط بھی خدا کا فرستادہ رسول ہوگا۔ (یوحنا ۱۴ - ۲۶)

یونانی انجیل میں لفظ (AP lan a) مستعمل ہے جس کا مطلب ایک دوسرے کے ہی

ہیں۔ جو یقیناً حضرت مسیح کی مانند گوشت پوست کا ایک دوسرا انسان ہے۔ روح ہرگز نہیں! کم از کم حضرت مسیح کے ابتدائی صدیوں میں فارقلیط سے حضرت مسیح کی طرح کوئی دوسرا نبی ہی سمجھا جاتا تھا جب ابتدائی صدیوں میں بعض مسیحی بزرگوں نے "فارقلیط" ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور لاکھوں مسیح ان پر ایمان لاتے۔ چنانچہ تیسری صدی عیسوی میں ایران کے ایک مشہور عیسائی عالم "منصور" نامی نے فارقلیط ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور ایک کتاب "ارژنگ" نامی تصنیف کی اور چین، شام مصر، شمالی افریقہ، فرانس اور اٹلی کے لاکھوں مسیح اس پر ایمان لے آئے۔

انگلیزی اسٹیگل ہسٹری پارٹ I مصنفہ ڈاکٹر موشیم . . .

اس سے قبل دوسری صدی عیسوی میں ایک شخص "مونٹینسٹن" نے فارقلیط ہونے کا دعویٰ کیا بے شمار مسیحیوں نے اس کے دعوے کو تسلیم کیا جن میں مشہور مورخ ٹرٹولین بھی شامل تھا۔ یہ دو مثالیں اس بات کی وضاحت کیلئے کافی ہیں "فارقلیط" یا روح حق سے مراد ایک گوشت و پوست کا انسان ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی روح کارفرما ہوگی جو خدا سے وحی پاکر لوگوں کو ہدایت اور رہنمائی کرے گا۔ اور آسمانی تعلیمات سے حضرت مسیح کی سچائی بزرگی اور جلال ظاہر کرے گا۔ اس قسم کی روایات اناجیل و دیگر کتب سماویہ میں ان گنت ہیں۔ اگرچہ مخالفین اسلام نے بہت چھپایا لیکن حق نہ کبھی چھپا نہ چھپ سکتا ہے۔

مولوی عبدالرب
مردان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جشن ولادت باسعادت

کتب سماوی کی روشنی میں

یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ (اعراف)
خداوند عزوجل نے آنحضرت محمد مصطفےٰ واحمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا۔ آپ کی خاطر تمام کائنات منصہ وجود پر آئے۔ آپ کی وساطت بابرکت سے تمام انبیاء وکرام علیہم السلام خلعت نبوت سے سرفراز ہوئے۔ تمام انبیاء کرام سے آپ پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا میثاق لیا گیا۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ
"سورۂ آلِ عمران ۹" (اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ ہم جو تم کو کتاب اور دانائی دیں۔ اور پھر ایک رسول تمہارے پاس آئے۔ جو تمہاری کتاب اور شریعت جو تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرے۔ تو ضرور اس کو ماننا اور اس کی مدد کرنا)
اس آیت کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام انبیاء کرام کی مسلّم و تصدیق شدہ حقیقت ہے۔ اور آپ سردارِ انبیاء اور نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں۔ اور آپ کی سیادت اور خاتم النبیین کی نبوت کا سکہ تمام انبیاء

کرام کے مقدس گروہ پر چلتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب سے منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السّلام نے آپ کے وسیلہ سے دربارِ الٰہی میں اپنی خطا کی معافی مانگی اور اس کا توبہ قبول ہوا (بیہقی وحاکم وطبرانی)

(۱) حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہما السّلام کی دُعا

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (الآية) جس وقت حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہما السّلام نے وادیِ غیر ذی زرع میں اپنی متحدہ کوششوں سے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی اس وقت منجملہ اور دعاؤں کے ایک دعاء یہ بھی مانگی تھی "بارِ الٰہا! میری اولاد میں سے ایک رسول مبعوث کرنا۔ جو لوگوں کو تیری آیتیں پڑھ کر سُنائے۔ اُن کے نفس کا تزکیہ کرے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے۔"

یہ تھی دعائے خلیل جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت کی صورت میں پوری ہوئی۔ نیز اس دعا میں حضرت اسماعیل کی بھی شرکت تھی۔ اس لئے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس دعاء کا مقصود یہ تھا کہ پیغمبر نسلِ اسماعیلؑ سے ہوگا۔ اور مکہ میں اس کی بعثت ہوگی۔ حدیثِ نبوی میں اس حقیقت کی طرف یوں اشارہ ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

"میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا اور عیسیٰؑ کی بشارت ہوں۔" (مستدرک للحاکم ج-۲-)

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی بشارت:

حضرت موسیٰؑ اپنی قوم سے مخاطب ہیں۔ "خداوند سینا سے آیا۔ اور سعیر سے اُن پر آشکارا ہوا اور کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ۔ اس کے داہنے ہاتھ میں اُن کیلئے آتشیں شریعت تھی وہ بیشک اپنی قوموں سے محبت رکھتا ہے۔ (استثنا باب ۳۳)

اس میں موسیٰؑ نے تین انبیاء کی پیش گوئی فرمائی۔ ان میں سے ایک خود جنہیں حق کا جلوہ

سینا پر نظر آیا۔ دوسرے حضرت عیسیٰ جنہیں یہ شرف سعیر کے قرب وجوار میں حاصل ہوا۔ تیسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین۔ جو فاران سے (مکہ اور اس کے پہاڑوں کا نام ہے) جلوہ افروز ہوا۔ اور اس کے جگمگانے سے مراد قرآنِ کریم کا نزول ہے۔ اور دس ہزار قدسیوں سے مراد دس ہزار مقدس صحابۂ کرام ہیں۔ جو اس فاران سے آنے والے نورانی پیکر کے ساتھ شہر خلیل (مکہ) میں داخل ہوئے۔ اور آتشین شریعت سے مراد اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ اور محبت سے مراد رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ہے۔ اس طرح حضرت موسیٰؑ کی بشارت پوری ہوئی۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی بشارت:

حضرت عیسیٰؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت نہایت صاف اور صریح لفظوں میں دی ہے۔ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ط (سورہ صف) (اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہارے پاس خدا کا قاصد بن کر اور مجھ سے پہلے جو توراۃ آئی ہے اس کی تصدیق کرتا ہوا اور اپنے بعد احمد نام ایک پیغمبر کی خوش خبری لے کر آیا ہوں)

(۴) انجیل باب ۱۴ یوحنا میں اسطرح بشارت کا ذکر ہے:

"اور میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا فارقلیط بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔"

اسی طرح اس انجیل کی متعدد آیتوں میں جس پیغمبر کی بشارت بار بار حضرت عیسیٰ نے دی ہے اس کو لفظ فارقلیط سے تعبیر کیا ہے۔ یہ لفظ عبرانی یا سریانی ہے جس کا معنےٰ احمد ہے۔ انجیل

کے تمام قدیم ترجموں میں اس کے یہی معنے لکھے ہوئے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ۱۸۹۳ء میں تراجم انجیل کے لئے جو کمیٹی قائم ہوئی تھی اس نے لفظ کو بھی بدلا اور ترجمہ بھی فارقلیط کے بجائے پیرقلیط کر دیا اور اس کا معنے "وکیل" لکھ دیئے۔

(۵) حضرت داؤد علیہ السّلام کی بشارت:

حضرت داؤد علیہ السّلام کی بشارت اسطرح ہے۔ فرماتے ہیں۔

"مبارک ہیں وہ جو تیرے گھر میں رہتے ہیں۔ وہ سدا تیری تعریف کریں گے۔"

"مبارک ہیں وہ آدمی جس کی قوت تجھ سے ہے۔ جس کے دل میں صیون کی شاہراہیں ہیں۔ وہ وادیٔ بکا سے گزر کر اسے چشموں کی جگہ بنا لیتے ہیں پہلی بارش اسے طاقت سے معمور کر دیتی ہے۔ وہ طاقت پر طاقت پاتے ہیں۔" (زبور باب ۸۴ درس ۴ تا ۷)

ظاہر ہے کہ وادیٔ بکا سے مراد مکّہ ہے۔ قرآن مجید میں بھی مکّہ کو بکہ کہا گیا ہے۔ پہلی بارش سے مراد غزوۂ بدر ہے۔ امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت دن بدن بڑھتی رہتی ہے وہ ہمیشہ خدا کی تعریف میں سرگرم ہیں۔

علمائے اسلام نے دیگر انبیاء کرام علیہم السّلام مثلاً حضرت سلیمانؑ۔ حضرت یسعیاہ نبی حضرت اشعیاءٔ نبی۔ حضرت ملائی نبی کی اور بشارتوں کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ صحابۂ کرام اور تابعین میں جن لوگوں کو تورات سے واقفیت تھی یا علمائے یہود میں سے جو لوگ اسلام لائے تھے اُن کو اچھی طرح معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت گزشتہ صحفِ انبیاء میں مذکور ہے۔ قیصرِ روم نے بھرے دربار میں کہا تھا کہ ختنہ والے رسول کی پیدائش کا زمانہ قریب ہے۔ مقوقس شاہِ مصر کے دربار میں جو قاصدِ نبوی خط لے کر گیا تھا۔ وہ بھی یہ جواب لایا۔ کہ "ہاں ہم کو بھی یقین تھا۔ کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے۔"

حبش کے عیسائی بادشاہ نے لکھا کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپ سچے پیغمبر ہیں۔
ورقہ بن نوفل نے جو جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے۔ بعثت کے پہلے ہی روز آپ کی نبوت کی تصدیق کی۔
مدینہ کے رہنے والے یہود بھی ایک آنے والے پیغمبر کے جلد ظاہر ہونے کے چرچے کر رہے تھے۔ قرآن مجید میں اس طرح اشارہ ہوا ہے۔ وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَے الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ (اس سے پہلے کافروں پر آنے والے پیغمبر کا نام لے کر فتح چاہا کرتے تھے
اِن مذکورۃ الصدر پیشین گوئیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جشنِ ولادت باسعادت کی عظمت و منزلت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ (مشت نمونہ خروارے)

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

تاجدارِ حرم پبلشنگ کمپنی کی مطبوعات

نمبر شمار	مطبوعات	ہدیہ
۱	اسلامی قاعدہ	۱/۰۰
۲	میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰/۰۰
۳	کتاب العقائد	۳/۰۰
۴	میلاد منانا جائز ہے	۱/۲۵
۵	قرآن میں ۱۹ اور کائنات میں ۹۲ کا ہندسہ	۱/۲۵
۶	نور محمدی کا ظہور	۱/۲۵
۷	جشن ولادت کتب آسمانی کی روشنی میں	۱/۲۵
۸	حضور کی روحانی و جسمانی ولادت	۱/۲۵
۹	سراپائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۱/۲۵
۱۰	حضورؐ کی عسکری زندگی اور ہتھیار مبارک	۱/۲۵
۱۱	حضورؐ کا لباس اور غذا مبارک	۱/۲۵
۱۲	حضورؐ کی ازدواجی زندگی اور ازواج مطہرات	۱/۲۵
۱۳	حضورؐ کی تجارتی زندگی	۱/۲۵
۱۴	کھانے پینے کا مسنون طریقہ	۱/۲۵
۱۵	عرس کیا ہے؟	۴/۰۰
۱۶	عورتوں کی نماز	۴/۰۰
۱۷	فاتحہ کا طریقہ و ثبوت	۲/۲۵
۱۸	تبلیغی جماعت کی نقاب کشائی	۱/۲۵
۱۹	وہابی تحریک شیعہ آبادی سنت کا مفہوم	۲/۵۰
۲۰	میلاد نمبر ۱۴۰۰ھ	۱۵/۰۰
۲۱	میلاد نمبر ۱۴۰۱ھ	۱۵/۰۰
۲۲	میلاد نمبر ۱۴۰۲ھ	۱۵/۰۰
۲۳	میلاد نمبر ۱۴۰۳ھ	۱۵/۰۰
۲۴	سُنّی کانفرنس	۵/۰۰
۲۵	کل پاکستان سُنّی کانفرنس مجلد	۲۵/۰۰
۲۶	پانچ تاریخی انٹرویوز	۶/۰۰
۲۷	شاہ عبدالعلیم صدیقیؒ اور جارج برنارڈ شاہ	۱/۲۵
۲۸	شاہ احمد نورانی کی صدر یحییٰ سے گفتگو	۱/۲۵
۲۹	پہلا ٹی وی انٹرویو شاہ احمد نورانی	۳/۵۰
۳۰	دوسرا ٹی وی انٹرویو شاہ احمد نورانی	۲/۵۰
۳۱	سرکار کا جسم بے سایہ	۳/۵۰
۳۲	حق و باطل کو پہچانو	۲/۵۰
۳۳	تین نورانی راتیں	۲/۵۰
۳۴	اسلامی کہانیاں	۵/۰۰
۳۵	شب برات	۲/۵۰
۳۶	اسلامی قانون مکمل	۱۵/-
۳۷	کل ہند سُنّی کانفرنس	
۳۸	میلاد مصطفےٰ کانفرنس راولپنڈی	
۳۹	نظام مصطفےٰ کانفرنس برمنگھم	
۴۰	حضورؐ کا حلیہ مبارک	
۴۱	حضورؐ کی خصوصیات مبارکہ	
۴۲	تحریک ختم نبوت اور مسلمان کی تعریف	
۴۳	یادگار نظمیں ملتان سنی کانفرنس	
۴۴	جمعیت علماء پاکستان	

ملنے کا پتہ: F/23 سپر مارکیٹ لیاقت آباد کراچی پاکستان